۳۴۹۷/ن

باسمہ تعالیٰ

لاک ڈاؤن میں نماز عید سے متعلق دار العلوم دیو بند کی طرف سے ۲۳/رمضان کو جو فتوی (۱۱۳۴/ھ، ۱۶۹/تتمہ/ھ، سنہ: ۱۴۴۱ھ) جاری کیا گیا ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ

"نماز عیدین کے لیے وہی شرائط ہیں، جو جمعہ کے لیے ہیں؛ البتہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور وہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں خطبہ سنت ہے اور وہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔"

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جس طرح جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے، اسی طرح نماز عید کے لیے بھی جماعت شرط ہے۔ اور جمعہ میں مفتی بہ قول کے مطابق جماعت کا مطلب یہ ہے کہ امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مرد ہوں؛ لہٰذا نماز عید میں بھی جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مرد ضروری ہیں۔

لیکن علامہ سید احمد طحطاویؒ، علامہ شامیؒ اور علامہ رافعیؒ کی تصریحات کی بنا پر بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ جمعہ اور نماز عید کی جماعت میں فرق ہے، یعنی: نماز عید میں امام کے علاوہ صرف ایک مقتدی کافی ہے؛

لہٰذا واضح کیا جائے کہ (۱): کیا یہ رائے صحیح ہے؟

(۲): اور اگر صحیح نہیں ہے تو اس رائے کے ماخذ میں جو فقہی عبارتیں پیش کی جا رہی ہیں، اُن کا صحیح مفہوم و مطلب کیا ہے؟ وہ فقہی عبارتیں حسب ذیل ہیں:

قوله: "وشرائط الصحة": ظاهره أنه لا بد من الجماعة المذكورة في الجمعة على خلاف فيها، وليس كذلك؛ فإن الواحد هنا مع الإمام جماعة، فكيف يصح أن يقال: بشرائطها؟ (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين من الصلاة وغيرها، ص: ۵۲۸، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

قوله: "بشرائطها": ....وفيه –في النهر– أن من شرائطها الجماعة التي هي جمع، والواحد هنا مع الإمام جماعة، فكيف يصح أن يقال: بشرائطها؟ (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب العيدين، ۱: ۳۵۱، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

قوله: "بشرائطها": ...... لكن اعترض ط ما ذكره المصنف بأن الجمعة من شرائطها الجماعة التي هي جمع، والواحد هنا مع الإمام جماعة كما في النهر (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، ۳: ٤٦، ط: مكتبة زكريا ديوبند).

قوله: "بأن الجمعة من شرائطها الجماعة إلخ": يقال: الجماعة شرط في الجملة فيهما (تقريرات الرافعي، ۱: ۱۱۳، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت).

(۳): **الفقه على المذاهب الأربعة** میں عیدین کی جماعت کے متعلق احناف کا مذہب یہ نقل کیا گیا ہے کہ امام کے علاوہ ایک مقتدی کافی ہے، عربی عبارت حسب ذیل ہے:

الحنفية قالوا: ......ويستثنى عدد الجماعة؛ فإن الجماعة في صلاة العيد تتحقق بواحد من الإمام بخلاف الجمعة (الفقه على المذاهب الأربعة، ۱: ۲۹۷).

المستفتی:

(مفتی) عارف حسین قاسمی کشمیری

خادم تدریس جامعہ مرکز المعارف، (بھٹنڈی، جموں کشمیر)

۲۷/رمضان المبارک، سنہ: ۱۴۴۱ھ

۱۴۲۱/ ستمبر/ ۱۴۴۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب وبالله التوفیق :۔(۲،۱): جمعہ اور عیدین میں خطبے کے علاوہ دیگر شرائط میں کوئی فرق نہیں ہے؛ لہٰذا جس طرح جمعہ کے لیے جماعت شرط ہے، اسی طرح عیدین کے لیے بھی جماعت شرط ہے۔ اور جس طرح جمعہ کی جماعت میں مفتی بہ قول کے مطابق امام کے علاوہ کم از کم تین ایسے بالغ مرد ضروری ہیں، جو جمعہ کی امامت کے لائق ہوں، اسی طرح عیدین کی جماعت میں بھی امام کے علاوہ کم از کم تین ایسے بالغ مرد ضروری ہیں، جو عیدین کی امامت کے لائق ہوں؛ ورنہ جمعہ کی طرح عیدین کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔

فقہ حنفی کی متون معتبرہ، شروح، حواشی اور فتاوی، سب میں صراحت ہے کہ عیدین کے لیے وہی شرائط ہیں، جو جمعہ کے لیے ہیں؛ البتہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور وہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں خطبہ سنت ہے اور وہ نماز کے بعد ہوتا ہے؛ چناں چہ:

الف: مبسوط سرخسی میں ہے:

وإنما يكون الخروج في العيدين على أهل الأمصار دون أهل القرى والسواد لما روينا "لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع"، والمراد بالتشريق صلاة العيد على ما جاء في الحديث: "لا ذبح إلا بعد التشريق"، والحاصل أنه يشترط لصلاة العيد ما يشترط لصلاة الجمعة إلا الخطبة؛ فإنها من شرائط الجمعة وليست من شرائط العيد، ولهذا كانت الخطبة في الجمعة قبل الصلاة وفي العيد بعدها الخ (المبسوط للسرخسي، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۲: ۳۷، ط: دار المعرفة، بيروت).

ب: محیط رضوی میں ہے:

وشرائط صلاة العيدين كشرائط الجمعة إلا الخطبة فإنها سنة بعد الصلاة وتجوز الصلاة بدونها، هكذا وردت السنة المستفيضة (المحيط الرضوي، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، مخطوط، ۱: ۹۰/ب).

ج: کنز الدقائق میں ہے:

تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة (الكنز مع التبيين، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۱: ۲۲۳، ۲۲٤، ط: المكتبة الإمدادية، ملتان، باكستان).

د: المختار اور الاختیار میں ہے:

وتجب –صلاة العيدين– على من تجب عليه صلاة الجمعة، وشرائطها كشرائطها إلا الخطبة (المختار مع الاختيار، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۱: ۲۸۳)، قال: "وشرائطها كشرائطها": يعني: السلطان والجماعة والمصر والوقت وغير ذلك لما مر في الجمعة، وقال عليه السلام: "لا جمعة ولا تشريق ولا فطر ولا أضحى إلا في مصر جامع". قال: "إلا الخطبة": فإنه يخطب بعدها الخ (الاختيار).

ھ: ملتقی الابحر میں ہے:

وشرائطها كشرائط الجمعة وجوبا وأداء سوى الخطبة (ملتقى الأبحر مع المجمع والدر، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۱: ۲٥٤، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

و: مواہب الرحمٰن میں ہے:

صلاة العيد واجبة عندنا في الأصح لا سنة على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة (مواهب الرحمن، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ص: ۲٦۹، ط: بيروت).

←

ز: اللباب میں ہے:

اشترط لها ما اشترط للجمعة خلا الخطبة (اللباب في شرح الكتاب، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ٢: ٢٦١، ت: بكداس، ط: دار البشائر الإسلامية).

ح: خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة من المصر والسلطان والإذن العام والجماعة عندنا إلا الخطبة إلخ (خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في صلاة العيدين، ١: ٢١٣، ط: المكتبة الأشرفية، ديوبند).

ط: اور در مختار میں ہے:

(تجب صلاتهما) في الأصح **(على من تجب عليه الجمعة بشرائطها)** المتقدمة **(سوى الخطبة)** فإنها سنة بعدها (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب العيدين، ٣: ٤٥، ٤٦، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٥: ٩٨- ١٠١، ت: الفرفور، ط: دمشق).

ومثله في كتب الفقه والفتاوى الأخرى أيضاً.

اور بعض کتابوں میں یہ صراحت بھی ہے کہ جمعہ کی جماعت کی طرح عیدین کی جماعت میں بھی امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مرد ضروری ہیں؛ چناں چہ:

در مختار اور رد المحتار میں ہے:

(وأقلها-الجماعة- اثنان) واحد مع الإمام الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ٢: ٢٨٩، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٣: ٥٠٦، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "وأقلها اثنان": لحديث: "اثنان فما فوقهما جماعة"، أخرجه السيوطي في الجامع الصغير ورمز لضعفه، قال في البحر: لأنها مأخوذة من الاجتماع، وهما أقل ما يتحقق به، وهذا في غير جمعة اهـ أي: فإن أقلها فيها ثلاثة صالحون للإمامة سوى الإمام، **ومثلها العيد لقولهم: يشترط لها ما يشترط للجمعة صحة وأداء سوى الخطبة**، فافهم (رد المحتار).

حاشیہ حلبی میں ہے:

قوله: "وأقلها اثنان": **هذا في غير الجمعة والعيدين، أما فيهما فثلاثة سوى الإمام كما سيأتي** (حاشية الحلبي على الدر المختار، ١: ٦٨/ألف، مخطوط).

اور غمز عیون البصائر میں ہے:

قوله: "واشتراط الجماعة لها" أي: لصلاة الجمعة، وفيه أن الجماعة كما هي شرط لها شرط لصلاة العيدين. قوله: "وكونها": بالجر عطف على الجماعة، أي: واشتراط كون الجماعة ثلاثة سوى الإمام، **وفيه أن كونها ثلاثة سوى الإمام ليس شرطاً خاصاً بالجمعة؛ بل كذلك صلاة العيدين** (غمز عيون البصائر، الفن الثالث في الجمع والفرق، القول في أحكام يوم الجمعة، ٤: ٦٦، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

اور بعض اہل علم نے علامہ سید احمد طحطاویؒ وغیرہ کی پیروی میں نماز عید کی جماعت میں جو یہ رائے اختیار فرمائی ہے کہ امام کے علاوہ ایک مقتدی کافی ہے، صحیح نہیں؛ کیوں کہ اس باب میں علامہ سید احمد طحطاویؒ سے تسامح ہوا ہے اور تسامح اور لغزش کی چیز مذہب نہیں ہوتی اور نہ ہی اس پر فتوی دیا جاتا ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ سب سے پہلے علامہ سید احمد طحطاویؒ نے یہ رائے اختیار فرمائی ہے کہ عیدین کی جماعت میں امام کے

علاوہ ایک مقتدی کافی ہے، علامہ موصوف سے پہلے کسی فقیہ نے بھی اپنی کسی کتاب میں عیدین کی جماعت میں امام کے علاوہ ایک مقتدی کی کفایت کا تذکرہ نہیں کیا؛ بلکہ سبھی فقہا نے اجمالاً یا صراحتاً یہی تحریر فرمایا کہ جمعہ کی طرح عیدین کی جماعت میں بھی امام کے علاوہ کم از کم تین ایسے بالغ مرد ضروری ہیں، جو نماز عید کی امامت کے لائق ہوں؛

چناں چہ علامہؒ نے حاشیہ مراقی الفلاح (باب أحكام العيدين) میں اور درمختار کے حاشیہ میں ۲ رجگہ ایک: باب الإمامة میں اور دوسرے: باب العیدین میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اور کہیں بھی علامہؒ نے ''جمعہ اور عیدین کی جماعت میں اس تفریق'' کی کوئی فقہی دلیل یا بنیاد ذکر نہیں فرمائی ہے۔

قوله: "وشرائط الصحة": ظاهره أنه لا بد من الجماعة المذكورة في الجمعة على خلاف فيها، وليس كذلك؛ **فإن الواحد هنا مع الإمام جماعة**، فكيف يصح أن يقال: بشرائطها؟ (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين من الصلاة وغيرها، ص: ٥٢٨، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

قوله: "واحد مع الإمام": أي: في غير جمعة كما في البحر، **أما العيد فيكفي فيه واحد معه** كما يأتي إن شاء الله تعالى في بابه (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ١: ٢٤٠، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

قوله: "بشرائطها": ....وفيه –في النهر– أن من شرائطها الجماعة التي هي جمع، **والواحد هنا مع الإمام جماعة**، فكيف يصح أن يقال: بشرائطها؟ (حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الصلاة، باب العيدين، ١: ٣٥١، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

البتہ علامہ موصوفؒ نے حاشیہ درمختار (باب العیدین) میں النہر الفائق کا حوالہ دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہؒ نے النہر الفائق کی اتباع میں یہ رائے اختیار فرمائی ہے؛ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ علامہ کو النہر الفائق کا کلام سمجھنے میں خطا ہوئی ہے؛ کیوں کہ النہر الفائق کا کلام ''حضرت امام ابوحنیفہؒ کے قول پر شہر میں جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی جانے والی فرض نماز کے بعد کہی جانے والی تکبیر تشریق'' سے متعلق ہے، یعنی: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد جہر کے ساتھ تکبیر تشریق، خطبہ کی طرح شعائر میں سے ہے؛ لہٰذا جمعہ کی جو شرائط ہیں، وہ تکبیر تشریق کے لیے بھی ہوں گی؛ البتہ اذن سلطان اور اذن عام کی شرط نہ ہوگی؛ لہٰذا جن بستیوں میں جمعہ کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں یا جو نماز جماعت کے بغیر ادا کی جائے، اُن بستیوں میں اور اُن نمازوں میں حضرت امام صاحبؒ کے قول پر تکبیر تشریق نہیں کہی جائے گی۔

اس ذیل میں صاحب النہر الفائق: علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیمؒ نے بہ طور اعتراض فرمایا کہ جب تکبیر تشریق کے باب میں جماعت سے مطلق جماعت مراد ہے، جمعہ (یا عید) والی جماعت مراد نہیں ہے، یعنی: اگر صرف ایک مقتدی کے ساتھ فرض نماز باجماعت ادا کی جائے تب بھی تکبیر تشریق کہی جائے گی تو یہ کہنا بلاشبہ قابل اشکال ہوگا کہ تکبیر تشریق کی شرائط، جمعہ کی شرائط ہیں؛ کیوں کہ جمعہ (وعیدین) کی جماعت اور تکبیر تشریق کی جماعت دونوں میں فرق ہے۔

اس میں علامہ سید احمد طحطاویؒ کو تسامح یہ ہوا کہ علامہ موصوفؒ نے تکبیر تشریق کی جماعت سے عید کی جماعت مراد لے لی؛ جب کہ سیاق وسباق میں کہیں بھی جماعت عید کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

ذیل میں النہر الفائق کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

وفي جامع قاضي خان: وإذا ثبت اختصاص التكبير بالمصر علم أنه من الشعائر بمنزلة الخطبة، فيشترط له ما يشترط للجمعة إلا ما سقط اعتباره من السلطان والحرية في الأصح والخطبة كذا في المعراج، وعليه جرى الشارح [الزيلعي في التبيين]، قال في البحر: وليس بصحيح؛ إذ ليس الوقت والإذن العام من

شروطه. وأقول: بل هو الصحيح؛ إذ من شرائطه الوقت أعني أيام التشريق حتى لو فاتته الصلاة فى أيامه فقضاها في غير أيامه أو في أيامه من القابل لا يكبر، بخلاف ما إذا قضاها في أيامه من تلك السنة حيث يكبر؛ لأنه لم يفت عن وقته من كل وجه. وإذا لم يشترط السلطان أو نائبه فلا معنى لاشتراط الإذن العام، وكأنهم استغنوا بذكر السلطان عنه، على أنا قدمنا أن الإذن العام لم يذكر في ظاهر الرواية، نعم بقي أن يقال: من شرائطها الجماعة التي هي جمع، **والواحد هنا مع الإمام جماعة**، فكيف يصح أن يقال: إن شروطه شروط الجمعة، وهذا كله على قول الإمام، وقالا: هو على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنه تبع لها (النهر الفائق، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ١: ٣٧٣، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

جلی کردہ اورنشان زدہ عبارت: **والواحد هنا مع الإمام جماعة** میں سیاق وسباق کی روشنی میں دو، دوچار کی طرح واضح ہے کہ **ھنا** کا مطلب: تکبیر تشریق والی جماعت ہے، عیدوالی جماعت نہیں۔

اور علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیمؒ نے یہ مسئلہ اسی مقام پر ذکر فرمایا ہے، شرائط عیدین وغیرہ میں کہیں ذکر نہیں فرمایا ہے؛ بلکہ وہاں دیگر فقہا کے مطابق ہی کلام فرمایا ہے؛ اس لیے یہ بلا شبہ علامہ سید احمد طحطاویؒ کا تسامح ہے۔

اور علامہ شامیؒ نے جس وقت درمختار کے باب صلاۃ العیدین پر حاشیہ تحریر فرمایا تو ان کے سامنے علامہ طحطاویؒ کا حاشیہ تھا، انہوں نے علامہ کی پیروی میں شرائط عیدین میں علامہ کا اعتراض کا جوں کا توں کانقل فرمادیا اور اصل مصدر کی مراجعت نہیں فرمائی، اگر علامہ شامیؒ اس موقعہ پر النہر الفائق کی مراجعت فرمالیتے تو وہ علامہ طحطاویؒ کی پیروی نہ فرماتے؛ بلکہ علامہ کے اعتراض کا رد فرماتے؛ کیوں کہ النهر الفائق کی عبارت سیاق وسباق کی روشنی میں بالکل واضح ہے۔

اور تعجب تو یہ ہے کہ علامہ شامیؒ اس سے پہلے باب الإمامة میں عید کی جماعت کا صحیح مسئلہ تحریر کرکے آئے ہیں، پھر بھی یہاں ذہول ہوگیا فسبحان من تنزه عن الذهول والنسيان۔

قوله: "وأقلها اثنان": لحديث: "اثنان فما فوقهما جماعة"، أخرجه السيوطي في الجامع الصغير ورمز لضعفه، قال في البحر: لأنها مأخوذة من الاجتماع، وهما أقل ما يتحقق به، وهذا في غير جمعة اهـ أي: فإن أقلها فيها ثلاثة صالحون للإمامة سوى الإمام، **ومثلها العيد لقولهم: يشترط لها ما يشترط للجمعة صحة وأداء سوى الخطبة**، فافهم (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ٢: ٢٨٩، ط: مكتبة زكريا ديوبند).

قوله: "بشرائطها": ...... لكن اعترض ط ما ذكره المصنف بأن الجمعة من شرائطها الجماعة التي هي جمع، والواحد هنا مع الإمام جماعة كما في النهر (المصدر السابق، باب العيدين، ٣: ٤٦).

اور علامہ شامیؒ نے منحة الخالق میں النهر الفائق کا کلام تکبیر تشریق ہی کی بحث میں نقل فرمایا ہے۔ ذیل میں البحر الرائق اور منحة الخالق دونوں کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

وذكر الشارح [الزيلعي في التبيين] أن الحاصل أن شروطه –شروط تكبير التشريق– شروط الجمعة غير الخطبة والسلطان والحرية في رواية وهو الأصح اهـ وليس بصحيح؛ إذ ليس الوقت والإذن العام من شروطه، وهذا كله عند أبي حنيفةؒ أخذاً من قول عليؓ: "لا جمعة ولا تشريق ولا فطر ولا أضحى إلا في مصر جامع" فإن المراد بالتشريق التكبير كما قدمناه؛ لأن تشريق اللحم لا يختص بمكان دون مكان، وأما عندهما فهو واجب فهو واجب على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنه تبع لها فيجب على المسافر والمرأة والقروي. قال في السراج الوهاج والجوهرة: والفتوى على قولهما في هذا أيضاً (البحر الرائق، كتاب الصلاة، بابصلاة العيدين، ٢: ٢٨٩، ٢٩٠، ط: مكتبة زكريا ديوبند).

قـولـه: "وذكـر الشـارح أن الحاصل إلخ": ومثله في شرح الجامع لقاضي خان. قوله: "وليس بصحيح إلـخ": قـال فـي الـنهـر: بـل هـو صحيح؛ إذ من شرائطه الوقت، أعني أيام التشريق حتى لو فاتته صلاة فى أيامه فـقـضـاهـا فـي غيـر أيـامـه مـن القابل لا يكبر. وإذا لم يشترط السلطان أو نائبه فلا معنى لاشتراط الإذن العام، وكـأنهـم استغنوا بذكر السلطان عنه، على أنا قدمنا أن الإذن العام لم يذكر في ظاهر الرواية، نعم بقي أن يقال: من شرائطها الجماعة التي هي جمع، **والواحد هنا مع الإمام جماعة**، فكيف يصح أن يقال: إن شروطه شروط الـجمعة اهـ؟ والجواب أن المراد الاشتراك في اشتراط الجماعة فيهما لا من كل وجه وإلا انتقض ما أجاب به وإلا فـإن الشرط في الجمعة وقت الظهر فالاشتراك فى اشتراط الوقت فيهما مطلقاً فكذا الجماعة، تدبر (منحة الخالق على البحر الرائق).

اورعلامہ رافعیؒ نے بھی جب اس موقعہ پر تحشیہ کا کام کیا تو انہوں نے بھی الـنهــر الـفـائـق کی مراجعت نہیں فرمائی۔اور دونوں باتوں کو صحیح گردان کر تطبیق کا یہ راستہ اختیار فرمایا کہ شرائط عیدین میں جماعت سے، فی الجملہ یا مطلق جماعت مراد ہے؛ جب کہ یہ تطبیق علامہ مفتی ابوالسعودؒ نے تکبیر تشریق کے مسئلے میں ذکر فرمائی ہے اور تائید میں علامہ حمویؒ کا حوالہ دیا ہے۔

قـوله: "بأن الجمعة من شرائطها الجماعة إلخ": يقال: الجماعة شرط في الجملة فيهما (تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين، ۱: ۱۱۳، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت).

اسی طرح کا اشتباہ علامہ مفتی ابوالسعودؒ کو نماز عیدین میں اذن عام کی شرط کو لے کر ملا مسکینؒ کی شرح کنز کی عبارت پر ہوا تھا؛ لیکن غور وفکر کے نتیجے میں اُنھیں یہ واضح ہو گیا تھا کہ اس مسئلے کا تعلق تکبیر تشریق سے ہے، عیدین سے نہیں ہے؛ چناں چہ فتح اللہ المعین علی شرح الکنز لمنلا مسکینؒ میں فرماتے ہیں:

قـولـه: "أي: يشتـرط لـصـلاة الـعيد إلخ": اعلم أن لها شرائط للأداء وشرائط للوجوب، فبين الثاني أولاً بـقـولـه: "عـلـى من تجب عليه الجمعة" أي: الحر المقيم الصحيح، والأول ثانياً بقوله: "بشرائطها" أي: الجمعة سـوى الخطبة، وهي المصر والسلطان والجمع والإذن العام، حموي. وفيه مخالفة لما سيأتي آخر هذا الباب من عدم اشتراط الإذن العام، وكذا السلطان أو نائبه ليس بشرط أيضاً كما سيأتي، **ثم ظهر أن ما سيأتي بالنسبة لتكبير التشـريـق، وما هنا بالنسبة لصلاة العيد فلا إشكال** (فتح الـلـه الـمعين على شرح الكنز لمنلا مسكينؒ، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۱: ۳۲٤، ط: مصر).

اور تکبیر تشریق کے بیان میں فرماتے ہیں:

قـولـه: "بشرط إقامة ومصر": وإذا ثبت اختصاص التكبير بالمصر علم أنه من الشعائر بمنزلة الخطبة، فيشتـرط لـه أي: لـتـكبيـر التشـريـق مـا يشتـرط لـلـجمعة إلا ما سقط اعتباره من السلطان والحرية فى الأصح والـخـطبة كـمـا فـي المعراج، وجرى عليه الزيلعي، وقوله في البحر: "وليس بصحيح؛ إذ ليس الوقت والإذن الـعـام مـن شـروطـه" تـعـقـبـه فـي النهر بأن الوقت من شرائطه، أعني أيام التشريق حتى لو فاتته صلاة فى أيامه، فـقـضـاهـا في غير أيامه أو في أيامه من القابل لا يكبر، بخلاف ما إذا قضاها في أيامه من تلك السنة حيث يكبر؛ لأنـه لـم يـفـت عـن وقته من كل وجه. وإذا لم يشترط السلطان أو نائبه فلا معنى لاشتراط الإذن العام، وكأنهم استـغـنـوا بـذكر السلطان عنه، نعم بقي أن يقال: من شرائطها أي: من شرائط الجمعة الجماعة التي هي جمع، **والـواحد هنا مع الإمام جماعة**، فـكيف يـصـح أن يقال: إن شروطه أي: شروط تكبير التشريق شروط الجمعة انتهـى. وأقـول: الـمـنظور إليه مطلق الجماعة لا بقيد أن تكون جمعاً، ثم رأيت بخط الحموي أنه أجاب بنظير

ذلك (فتح الله المعين على شرح الكنز لمنلا مسكينؒ، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ۱: ۳۳۰، ۳۳۱، ط: مصر).

بہر حال زیر بحث مسئلے میں علامہ سید احمد طحطاویؒ سے تسامح ہوا ہے اور علامہ شامیؒ نے بر بنائے ذہول ایک مقام پر (رد المحتار، باب صلاة العيدين میں) علامہ موصوف کی پیروی کی ہے اور تسامح ولغزش کی چیز پر فتوی نہیں دیا جاتا؛ اس لیے بعض اہل علم نے عیدین کی جماعت میں جو امام کے علاوہ ایک مقتدی کی کفایت کی رائے اختیار فرمائی ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔

(۳): **الفقه على المذاهب الأربعة** میں حنفیہ کا مذہب غالباً رد المحتار وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے؛ جب کہ رد المحتار وغیرہ کا کلام تسامح پر مبنی ہے جیسا کہ ماقبل میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا، نیز نقل مذہب میں مسلک کی بنیادی کتابوں کا اعتبار ہوتا ہے بالخصوص تعارض کے موقعہ پر؛ اس لیے **الفقه على المذاهب الأربعة** میں جماعت عیدین کی اقل مقدار کے باب میں حنفیہ کی جو ترجمانی کی گئی ہے، وہ صحیح نہیں ــــــــــــــــ فقط و الله تعالى أعلم۔

(محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ)

۱۴۴۱/۹/۲۹ھ = ۲۰۲۰/۵/۲۳ء، شنبہ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری
۱۴۴۱/۹/۳۰

الجواب صحیح
حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
۱۴۴۱/۹/۳۰ھ